السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کوئی شخص مرجائے، اوراس کی نمازیں وروزے رہتے ہوں توان کا کیا کفارہ ہے۔؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نمازاور روزہ دو فرض عین عبادات ہیں، ان کو ادا کرنا ہر شخص پر ذاتی طور پر لازم وواجب ہے۔ شرعی عذر کے بغیر رمضان کا فرض روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے، اگر کوئی شخص شرعی عذر کے بغیر روزہ فرض چھوڑ دیتا ہے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے، بلکہ اس پر اللہ سے توبہ کرنا اور اپنے گناہ کی معافی مانگنا لازم ہے۔ کفارہ صرف اسی روزے کی قضا ہے، جو عذر (یعنی سفر اور مرض وغیرہ) کی بنیاد پر چھوڑا جائے۔ اور میت کی جانب سے ورثاء کے لئے جن روزوں کی قضا کا تذکرہ حدیث میں موجود ہے، اسے اکثر اہل علم نے نذر کے روزوں کے ساتھ خاص کیا ہے۔

جیسا کہ امام ابوداؤد کہتے ہیں، میں نے امام احمد کو فرماتے ہوئے سنا :

''لَا يُصَامُ عَنِ الْمَيِّتِ اِلَّا فِي النَّذْرِ قَالَ اَبُوْدَاوُدُ قُلْتُ لِأَحْمَدَ فَشَهْرُ رَمَضَانَ ؟ قَالَ يُطْعَمُ عَنْهُ'' [مسائل أحمد برواية أبي داود (ص ٩٦)]

''میت کی طرف سے صرف نذر ہی کے روزے رکھے جائیں۔'' ابوداؤد کہتے ہیں میں نے امام احمد سے کہا : ''تو رمضان کے روزے؟'' انھوں نے کہا : ''اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے۔''

جبکہ نماز چھوڑنے کا شریعت میں کوئی عذر بھی مقبول نہیں ہے، ہر حال میں نماز پڑھنا لازم اور فرض ہے۔ اگر کسی کی کوئی نماز رہ جاتی ہے، اور فوت ہو جاتا ہے تو اس پر بھی کوئی کفارہ نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی مکیہ]